لینا اہم واجبات میں سے ہے۔" ظاہر ہے کہ یہ ایک وقتی تقاضا تھا اور وہ اب بھی ہو سکتا ہے لیکن خطبے کی صحت کا دار و مدار اس چیز پر نہیں۔ اسی طرح ایک دور ایسا بھی گزرا ہے جبکہ خلقِ قرآن کے مسئلے نے بڑی شدت اختیار کر لی لیکن یہ کوئی ضرور نہیں کہ آج بھی اس کی وہی اہمیت ہو۔ اُس دور کے آئمہ نے اس مسئلے میں جو شدت اختیار کی اور جو سختیاں جھیلیں وہ اُس دور کا ایک تقاضا تھا اور اس وقتی تقاضے کو پورا کرنا ان آئمہ کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے لیکن یہ کیا ضرور ہے کہ اس دور کی ہر بات آج بھی اسی شدت کے ساتھ مانی جائے۔

امام جوزی کی "تلبیس ابلیس" میں مستقل قدر یہ ہے کہ مکائد شیطانی سے ہر طبقے کو آگاہ کر دیا لیکن یہ کوئی ضروری نہیں کہ اس کی تمام جزئیات کو مستقل دین قرار دیدیا جائے۔ ابن جوزی کو اس ماحول میں رکھ کر دیکھیے جس کی وہ پیداوار تھے۔ اسی سے ان کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

نور محمد کارخانہ کتب تجارت نے جہاں بہت سی مفید تصانیف طبع کرائی ہیں وہاں ایک مفید خدمت یہ بھی کی ہے کہ "تلبیس ابلیس" کا اردو ترجمہ شائع کرادیا ہے۔ ترجمہ غنیمت ہے۔ لفظی متابعت کی پابندی سے اکثر جگہ روانی میں فرق آگیا ہے۔ ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ پڑھنے والا یہ محسوس کرے کہ اُردو زبان میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ یہ کمی ہر جگہ محسوس ہوتی ہے کہ ترجمہ، ترجمہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال مترجم کی کوشش قابلِ قدر اور محنت قابلِ داد ہے۔

"علمائے دین سے ایک اہم استفسار"

از مولانا تمنا عمادی۔ ۲۴ عبدالعزیز۔ نواب گنج۔ ڈھاکہ ۱

یہ ایک سولہ صفحے کا مختصر سا رسالہ ہے جو ایک خاص آیت کی تفسیر میں لکھا گیا ہے اور وہ آیت یہ ہے: الطلاق مرتان الخ

> ترجمہ: طلاق دو بار ہے اس کے بعد دستور کے مطابق روک رکھنا ہے یا دستور کے مطابق چھوڑ دینا۔ اور تمھارے لیے یہ حلال نہیں کہ تم انھیں جو کچھ دے چکے ہو اس میں سے کچھ لو بجز اس کے کہ زوجین کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ دونوں حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ایسی صورت میں اگر بیوی فدیہ دیدے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں . . . . . .

...... پھر اگر وہ اسے طلاق دیدے تو وہ (مطلقہ) اس (مطلق) کے لیے اس کے بعد حلال نہیں تاآنکہ وہ (مطلقہ) کسی دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ پھر اگر وہ (شوہر ثانی) بھی طلاق دیدے تو ان دونوں (شوہر اول اور مطلقہ) پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ تراجع کرلیں بشرطیکہ ان دونوں کو یہ گمان ہو کہ وہ دونوں حدود اللہ کو قائم رکھیں گے۔

خط کشیدہ عبارت کے معنے اب تک یہی سمجھے گئے ہیں کہ اگر شوہر تیسری طلاق بھی دیدے — ہر طلاق دینے والا جب تیسری طلاق دے گا تو وہ مغلظہ ہو جائے گی جس کے بعد بغیر حلالے کے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ اب تک اس کے یہی معنے بتائے گئے ہیں۔ لیکن علامہ تمنا کا کہنا ہے کہ:

۱۔ تین طلاقوں کا رواج جاہلیت کا رواج تھا جسے اسلام نے بالکل ختم کر دیا ہے۔ یعنے اب طلاقیں زیادہ سے زیادہ دو ہی ہو سکتی ہیں جس کے بعد دوران عدت میں امساک (رجوع) ہو گا یا بعد عدت تسریح (چھوڑ دینا) ہو گا۔ اس کے لیے تیسری طلاق کی ضرورت ہی نہیں نہ اس کی اجازت ہے۔

۲۔ تیسری طلاق کا پورے قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔ دو کے بعد جو طلاق بھی ہو گی وہ لغو اور بے اثر ہو گی ٹھیک اسی طرح جس طرح تین طلاق ماننے والوں کے نزدیک تین سے جتنی زیادہ طلاقیں دی جائیں گی وہ لغو ہوں گی۔

۳۔ آیت زیر بحث میں صرف خلع کا ذکر ہے اور خلع میں چونکہ عورت کچھ دے کر خود طلاق خریدتی ہے (مرد اپنی خوشی سے نہیں دیتا) اس لیے حلالہ صرف خلع کرنے والی کے لیے ہے اور کسی کے لیے نہیں۔ یہ غلط ہے کہ ہر اس عورت کے لیے حلالہ ضروری ہے جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں تین کو تو اسلام نے ختم ہی کر دیا ہے۔

۴۔ خلع کرنے والی اور غیر ممسوسہ کے لیے طلاق کی کوئی عدت نہیں۔ غیر ممسوسہ کے لیے تو نص قرآنی ہے اور خلع کرنے والی کے لیے قیاس صحیح۔

۵۔ جس کے لیے عدت ہے وہ دوران عدت بائنہ نہیں ہو سکتی۔ دوران عدت میں رجوع و امساک ہے اور اس کے بعد تسریح فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او سرحوھن

بعد رجوعت - یا یہ صرف غیر مدخولہ مطلقہ ہے یا خلع کرنے والی مطلقہ - ان دونوں کے لیے امساک رجوع کا کوئی امکان نہیں لہذا عدت کا بھی کوئی سوال نہیں -

یہ حمل معلوم کرنا ایک ضمنی مقصد ہے ورنہ قرآن آئسہ اور نابالغہ کے لیے عدت کی قید کیوں لگاتا جہاں حمل معلوم کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں -

فاضل مقالہ نگار نے اپنے ہر دعوے پر معقول استدلال بھی قائم کیا ہے - انداز نگارش ذرا پیچیدہ ہے کئی بار پڑھنے کے بعد بعض مقامات سمجھ میں آتے ہیں - ان کا پہلا دعوٰی یہ ہے کہ تین طلاقوں کا رواج جاہلیت کا رواج تھا جسے اسلام نے ختم کر دیا ہے - اس کی تائید میں یہ روایت پیش کی جا سکتی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دفعتہً دیں تو حضورؐ نے فرمایا کہ :

ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظھرکم (نسائی)

میری موجودگی میں بھی کتاب اللہ سے مذاق کیا جاتا ہے؟

سوال یہ ہے کہ اگر قرآن سے تیسری طلاق ثابت ہے تو تین طلاق دینا کتاب اللہ سے مذاق کرنا کس طرح ہو سکتا ہے ؟ کیا اس لیے کہ یکبارگی کیوں تین طلاقیں دیں ؟ نہیں بلکہ اس لیے کہ تین کو قرآن نے ختم کر دیا -

مقالہ نگار کا ایک دعوٰی یہ بھی ہے کہ دو سے زیادہ جو طلاق ہو گی وہ لغو ہو گی جس طرح فقہا کے نزدیک تین سے زیادہ طلاقیں لغو ہوتی ہیں - اس کی تائید میں بھی کئی روایتیں ملتی ہیں - مثلاً رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں بیک مجلس دیں تو حضورؐ نے اسے ایک ہی (رجعی) قرار دیا - (مسند احمد اور مسند ابی یعلیٰ) -

اور یوں بھی یہ مسلّم ہے کہ عہد نبوی میں اور عہد صدیقی میں اور دو سال تک عہد فاروقی میں تین طلاقیں بیک مجلس رجعی ہی تھیں - سیدنا عمرؓ نے ایک آرڈیننس کے ذریعے اسے مغلظہ قرار دیا اور بعد میں آپ کو اس آرڈیننس پر شدید ندامت ہوئی - (دیکھیے "اجتہادی مسائل") -

بہرحال اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ دو (رجعی) طلاقوں کے علاوہ باقی طلاقیں لغو ہیں -